مولانا شہاب الدین ندوی

نظریۂ ارتقاء اور ماقبل آدم مخلوق

اس اعتبار سے اس تقسیم میں ایک چوتھی قسم کا بھی اضافہ ہوسکتا ہے اور وہ ایسی متشابہات ہونگی جن کی حقیقت سے کوئی ایک دور یا سابقہ تمام ادوار ناواقف رہ گئے ہیں اور وہ مابعد کے دور یا ادوار میں ظاہر ہو رہی ہوں۔ اس طرح جدید علمی تحقیقات کی رُو سے جو بھی نئے نئے حقائق ظاہر ہوتے جائیں گے ان کی روشنی میں اس قسم کی "متشابہات" کا مفہوم زیادہ بہتر طور پر ظاہر ہوتا جائے گا اور ایسی متشابہات کو اصطلاحاً "متشابہات اضافی زمانی" کا نام دیا جا سکتا ہے۔

مفسرین نے محکمات و متشابہات کی تفصیل میں بہت کچھ خامہ فرسائی کی ہے مگر اس شرح و تفسیر سے اس سلسلے کی ساری پیچیدگیاں دور ہو جاتی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سورہ آل عمران آیۃ ۷ اور اس کی مختلف تفسیریں۔

غرض جنات کے سلسلے میں اسلامی حقائق و تصورات کا یہ ایک مختصر ترین جائزہ تھا جو صرف ماقبل آدم جنات سے متعلق ہے۔ یہ حقائق چونکہ دین کے بنیادی اور اساسی امور سے تعلق نہیں رکھتے، بالفاظ دیگر اہل اسلام کی عملی زندگی سے براہ راست ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، اس لئے اسلام میں اس قسم کے تصورات ذرا مبہم رکھے گئے ہیں اور جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا جائیگا، اس قسم کے اشارات و کنایات کی قدر و قیمت واضح ہوتی جائیگی۔ قرآن حکیم میں متشابہات رکھنے کی یہ ایک بہت بڑی حکمت ہے، جس کی وجہ سے اس کی صداقت و حقانیت کے نئے نئے ابواب کھل سکتے ہیں۔

اس لحاظ سے اسلامی عقائد و تصورات کی تصدیق و تائید موجودہ دور میں بخوبی ہونے لگتی ہے لہذا اب کچھ جدید اکتشافات پیش کئے جاتے ہیں۔

احفوریات میں کُلّی صداقت مفقود مگر آغاز بحث سے پہلے ایک حقیقت بیان کردینا ضروری ہے کہ کوشش بسیار کے باوجود جدید سائنس "انسانِ اوّل" کے بارے میں کسی کُلّی صداقت کا پتہ نہیں چلا سکی ہے

کیونکہ "ماہرین" کو خود ہی اعتراف ہے کہ اس سلسلے میں متعلقہ آثار و باقیات (REMAINS) نہایت درجہ ناقص اور ناکافی ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں ایک اعتراف ملاحظہ ہو:۔

"انسان اوّل کے بارے میں ہماری معلومات میں بہت سی دراڑیں حائل ہیں، حالانکہ احفوریات کی حالیہ دریافتوں نے ان دراڑوں کو ڈرامائی طور پر تنگ کردیا ہے، ہڈیوں، ہتھیاروں اور آلات کی تفصیلی جانچ کے نتائج اس بات کی تشریح کرتے ہیں کہ انسان کب اور کہاں نمودار ہوا؟ اور اس کے آباء و اجداد کون تھے؟ مگر یہ آثار عموماً جزئی ہوتے ہیں۔ پورا ڈھانچہ تو دور کی بات ہے، سالم ہڈیاں بھی شاذ و نادر ہی ملتی ہیں جس کی وجہ سے کسی دریافت کا تعلق انسانی خاندان سے دکھانا مشکوک ہوجاتا ہے"

Tantalizing gaps remain in our knowledge of early man even though they have been narrowed dramatically by fossil discoveries. Detailed examination of bones, weapons and tools has resulted in interpretations of where and when man first appeared and who his ancestors were. But the remains are usually fragmentary – rarely are whole bones found, let alone a complete skeleton – which makes the assignment of any find within the family of man problamatic [31]

اس کا مطلب یہ ہوا کہ علم طبیعات اور علم کیمیا کے اصولوں کی طرح اثری تحقیقات اور ان کے نتائج دو اور دو چار کی طرح متعین نہیں ہیں کیونکہ یہ گڑھے مردوں کو اکھیڑنے کا کام ہے، مجازاً نہیں بلکہ حقیقتاً، لہٰذا اب تک اس سلسلے میں جو بھی آثار و نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ زیادہ تر قیاسات و مفروضات ہیں، جو صحیح بھی ہوسکتے ہیں اور غلط بھی۔ اس کو زیادہ سے زیادہ "ایک گمان" کہا جاسکتا ہے اور اس سلسلے میں سائنسدان بھی بعض اوقات دھوکا کھا جاتے ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ ہو۔ ۱۹۱۲ء میں انگلینڈ کے ایک

---

31. The illustrated Reference Book of the Human Body, General Editor James Mitchell, P, h, winward London, 1982.

مقام پلٹ ڈاؤن (PILT DOWN) میں ایک عجیب قسم کا انسانی سر کا حصہ ملا جس کی کھوپڑی کا حصہ تو موجودہ انسان جیسا مگر جبڑے کی ہڈی چمپنزی جیسی تھی۔ اس کو سائنسدانوں نے "پلٹ ڈاؤن انسان" کے نام سے متعارف کرادیا مگر چالیس سال کی مسلسل بحث و تمحیص کے بعد پتہ چلا کہ دراصل یہ ایک جعلسازی تھی اور کسی نے سائنسدانوں کو غلط راہ پر ڈالنے کی غرض سے نہایت ہوشیاری کے ساتھ اس کو بعض دوسری پرانی ہڈیوں اور اوزار کے ساتھ خلط ملط کرکے رکھ چھوڑا تھا [۳۲]

احفوری انسانوں کی قسمیں بہرحال سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ روئے زمین پر بائبل کے بیان کے مطابق انسان کا وجود صرف چھ ہزار سال سے نہیں بلکہ لاکھوں سال سے ہے اور اس کے ثبوت میں وہ بعض "انسان نما مخلوق" کی ہڈیاں پیش کرتے ہیں جن کی نسلیں اب ناپید ہوچکی ہیں مگر ان تمام ہڈیوں اور کھوپڑیوں کے ٹکڑے ایک جیسے نہیں ہیں بلکہ ان کی بناوٹ اور قدامت میں کافی اختلافات ہیں لہٰذا ان آثار باقیات (REMAINS) کو سائنسدان مختلف قسموں یا ذیلی خاندانوں اور مختلف ادوار میں تقسیم کرکے ان کی ایک تاریخ مرتب کر رہے ہیں مگر ان سب کو وہ "انسانی سلسلے" ہی کی مختلف انواع تصور کرتے ہوئے ان کو ایک مشترکہ خاندانی نام (HOMINID) یا HOMINIDAE کا دیا ہے اور اس کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے "انسانی حیاتیاتی خاندان کا کوئی فرد، خواہ وہ موجودہ انسان ہو یا احفوری انسان"

Members of the human zoological family including existing and fossil man.[33]

اس طرح یہ اصطلاح موجودہ انسان سے پہلے "انسان نما مخلوق" کی جتنی بھی انواع (SPECIES) گزر چکی ہیں ان سب کو شامل ہے۔ احفوری انسان (FOSSIL MAN) کا اطلاق اس ناپیدشدہ انسان نما مخلوق پر ہوتا ہے جس کے آثار و باقیات آج صرف زمین میں مدفون شدہ شکل میں موجود ہیں۔ ان آثار و باقیات کو متعدد قسموں اور سلسلوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو یہ ہیں:-

راما پیتھی کس	(RAMAPITHECUS)	آسٹرالو پیتھی کس	(AUSTRALOPITHECUS)
ہومو ایریکٹس	(HOMO ERECTUS)	ہوموسیپی ینس	(HOMO SAPIENS)
نینڈرتھل انسان	(NEANDERTHAL MAN)	کرومیگنن انسان	(CRO-MAGNON MAN)

---

[۳۲] ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (خورد): ۷/ ۱۰۰۹ (پلٹ ڈاؤن)

[۳۳] دی آکسفورڈ السٹریٹڈ ڈکشنری، ۱۹۸۲ء

یہ چند مشہور قسمیں ہیں[۳۴] جن کا تذکرہ اس موقع پر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اور بھی قسمیں پائی گئی ہیں جن کو غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے کیونکہ ان تمام اقسام کا تذکرہ اس وقت مقصود نہیں ہے۔

راما پیتھی کس (RAMAPITHECUS) اس انسان نما بندر یا بندر نما انسان کا زمانہ تقریباً ستر لاکھ سال قبل مسیح مانا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ قد میں چھوٹا (تقریباً چار فٹ) تھا مگر اس نوع کا کوئی ڈھانچہ نہیں مل سکا ہے، جس کی بناء پر اس کے جسم کا صحیح تعین کیا جا سکتا ہاں البتہ اب تک صرف جبڑوں اور دانتوں کے کچھ جزئی اکازات یا احفوری ٹکڑے (FOSSIL FRAGMENTS) ہی مل سکے ہیں، جن کی بنیاد پر یہ مفروضہ قائم کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کے بعد والی نوع یعنی آسٹرالو پیتھی کس دو پیروں پر چلنے کی صلاحیت پیدا کر چکی تھی، اس لئے یہ اشارہ ملتا ہے کہ چار پیروں کے بجائے دو پیروں پر چلنے کی تبدیلی شاید اسی ابتدائی نوع (راما پیتھی کس) کے دور میں ہوئی ہوگی۔ اسی بناء پر اس کا تعلق حیاتیاتی اعتبار سے "انسانی خاندان" میں کیا جاتا ہے۔[۳۵]

آسٹرالو پیتھی کس (AUSTRALOPITHECUS) لاطینی زبان میں اس کے معنی "جنوبی بندر" کے ہیں کیونکہ اس کی دریافت پہلی بار افریقہ میں ہوئی تھی۔ یہ تحتی انسان (SUB - MAN) بن مانسوں کی اعلیٰ قسموں اور انسان کے درمیان ایک "سرحد" کے طور پر ہے۔ ہیکل (HAECKEL) کے نزدیک یہ نوع گونگی تھی[۳۶]۔ بہت سے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ آسٹرالو پیتھی کس کی حیثیت بوزنہ یا بن مانس (APE) اور انسان کے درمیان ایک کڑی سی ہے۔ اس نوع کی ایک خصوصیات یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ بجائے چار پیروں کے واضح طور پر دو پیروں پر چلنے والی تھی اور اس کا دور تقریباً اسّی لاکھ سے پندرہ لاکھ سال پہلے تک بتایا جاتا ہے[۳۷] جاوا کے تحتی انسان (THE APE MAN OF JAVA) کا شمار بھی اسی خاندان میں کیا جاتا ہے۔ "یہ تحت الانسان" بندر سے تین خصوصیات کی بناء پر ممتاز سمجھا جاتا ہے: اوّل یہ کہ وہ چار ٹانگوں کے بجائے دو ٹانگوں پر چلنے والا تھا، دوم یہ کہ اس کا دماغی حجم بن مانسوں سے بڑا تھا، سوم یہ کہ وہ پتھر وغیرہ کے اوزار بنانا جانتا تھا۔

---

۳۴ ان انواع کے چارٹ کے لئے دیکھئے کتاب "دی السٹریٹڈ ریفرنس بک آف دی ہیومن باڈی" ص ۳، مطبوعہ لندن ۱۹۸۲ء

۳۵ خلاصہ از برٹانیکا (خورد) ۸/ ۲۰۳

۳۶ انسانی ارتقاء از ایم آر ساہنی ص ۲۷۵، ص ۲۵۰

۳۷ خلاصہ از برٹانیکا ۲/ ۵۶

ہوموایریکٹس (HOMO ERECTUS) اس کے لغوی معنی ہیں سیدھا ہو کر چلنے والا انسان (ھومو: انسان، یرکٹس: سیدھا چلنے والا)

"یہ وہ معدوم شدہ انسانی نوع ہے جس کا تعلق (حیاتیاتی اعتبار سے) انسانی خاندان سے تھا۔ اس کا زمانہ نچلا اور درمیانی "پلی سٹوسین" (PLEISTOCENE) دور مانا گیا ہے (پلی سٹوسین دور تقریباً پچیس لاکھ سال پہلے شروع ہو کر تقریباً دس ہزار سال پہلے ختم ہو جاتا ہے) اگرچہ اس نوع کے بارے میں (ماہرین کی) رائیں مختلف ہیں، تاہم گمان کیا جاتا ہے کہ یہ موجودہ انسان کی قریبی پیشرو تھی۔ اس نوع کے آثار و باقیات افریقہ، ایشیا اور یورپ میں ملے ہیں" [۳۸]

یہ نوع (انسان نما مخلوق) تقریباً دس لاکھ سال سے دو لاکھ سال پہلے تک کے عرصے میں پائی گئی ہے۔ اس کی کھوپڑی کچھ محراب نما اور پیشانی سکڑی ہوئی اور نوکدار تھی۔ اس کے کاسہ سر کی گنجائش (CAPACITY) ۸۰۰ سے ۱۱۰۰ مکعب سنٹی میٹر تھی۔ اس کا چہرا لمبا اور دانت اور جبڑے بڑے تھے [۳۹]

ہوموسپی ینس (HOMO SAPIENS) اس کے معنی ہیں ذہین انسان (ہومو: انسان، سپی ینس: ذہین) "یہ وہ جنس اور نوع ہے جس سے موجودہ انسان تعلق رکھتے ہیں اور اس سے منسوب ہونے والے انسان احفوری آثار قریب قریب ساڑھے تین لاکھ سال پرانے ہیں۔ یہ (ذہین مخلوق) دوسرے حیوانات اور سابقہ انسانی انواع سے چند خصوصیات اور عادات میں ممتاز ہے، مثلاً دو پیروں پر چلنے کی چال ڈھال، دماغی مقدار (اوسطاً ۱۳۵۰ مکعب سنٹی میٹر) اونچی پیشانی، چھوٹے دانت اور جبڑے (برائے نام) ٹھوڑی، تعمیر کے کام سے واقف اور اوزار کا استعمال کرنے والی، زبان اور تحریر وغیرہ کی علامتوں کا استعمال کرنے کی قابلیت وغیرہ۔ ان میں سے بعض خصوصیات اس نے اپنے قریبی پیشرو "ہوموایریکٹس" سے حاصل کیں لیکن مجموعی اعتبار سے یہ تمام خصوصیات صرف ہوموسپی ینس ہی کی ہیں" [۴۰]

ہوموسپی ینس کا زمانہ ایک لاکھ سال پہلے یا دو لاکھ سال پہلے یا شاید تین لاکھ سال پہلے بھی ہو سکتا ہے [۴۱]

---

[۳۸] ایضاً (خورد): ۵/۱۰۵

[۳۹] ” ” : ۸/۱۰۴۴

[۴۰] انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (خورد): ۵/۱۰۷

[۴۱] ” ” : ۸/۱۰۳۰

قطعیت مفقود واضح رہے کہ مذہبی امور کے برعکس یہ سب قیاسات و مفروضات ہیں جن کا شمار "ظنیات" میں ہو سکتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں قطعیت کے ساتھ کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا جس طرح کہ مذہبی عقائد قطعی و یقینی ہوتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کے بارے میں ماہرین خود حیران اور باہم مختلف ہیں چنانچہ چند مزید اعتراضات ملاحظہ ہوں :-

" اوپر جن دو مؤخر الذکر انواع کا تذکرہ کیا جا چکا ہے، ان کے بارے میں طبقات الارض (GEO - LOGY) کے اعتبار سے ان دونوں کے ادوار میں بہت بڑا خلا پایا جاتا ہے۔

" وقت کے اعتبار سے ان دونوں انواع یعنی ہوموایرکٹس (سیدھا چلنے والا اولین انسان) اور ہوموسیپی سین (ذہین انسان) کے نمونوں (یعنی باقیات) کے درمیان قابل لحاظ خلا پایا جاتا ہے "

There is a considerable gap in time between specimens of Homo Erectus (the earliest man to walk erect) and Homo Sapiens (Intelligent man)[42].

یعنی زمین کی کھدائی کے دوران طبقاتی اعتبار سے ان دونوں کے جو آثار ملے ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں کے زمانے میں بہت بڑا فرق ہے اور ماہرین آثار قدیمہ اس کی وجہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس طرح یہ آثار و باقیات دنیا کے ہر مقام پر یکساں طور پر نہیں ملتے بلکہ کہیں ملتے ہیں اور کہیں نہیں ملتے اور یہ بھی اس سلسلے میں ایک معمہ ہے، چنانچہ "ہیومن باڈی" کے مرتبین تحریر کرتے ہیں :

ذہین آدمی (H. SAPIENS) کے ابتدائی ارتقاء کے بارے میں کھوج لگانے میں ایک دشواری یہ ہے کہ قدیم آثار یورپ کی بہ نسبت دیگر مقامات میں بہت ہی محدود طور پر پائے جاتے ہیں، حالانکہ ارتقاء ہر جگہ ہوا ہے۔

In Tracing the early evolution of Homo Sapiens a major difficulty has been that the older finds are limited mainly to Europe.[43]

اس کے علاوہ خود یورپ کے مختلف مقامات پر پائے جانے والے کھوپڑی نمونوں کی مختلف

---

42 دی السٹریٹڈ ریفرنس بک آف دی ہیومن باڈی، ص ۸

کھوپڑیوں کی دماغی مقدار میں بھی تفاوت پایا جاتا ہے کیونکہ یہ تفاوت ان کھوپڑیوں کے جزئی مطالعے کی بنیاد پر ہے۔

But these estimates are based only on fragments of the skull.[44]

مطلب یہ کہ ان اندازوں کے لئے کوئی مکمل کھوپڑی نہیں مل سکی ہے بلکہ کھوپڑیوں کے بعض اجزاء کی بنیاد پر یہ قیاس کیا گیا ہے۔ اس طرح جزئی مطالعے کے ذریعہ کلی نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس باب میں نہ صرف نظریاتی اختلافات پائے جاتے ہیں بلکہ خود نظریات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک محقق ڈی سی جوہانسن (D.C. JOHANSON) کا قابل قدر مقالہ "Rethinking the origins of genus Homo" ملاحظہ ہو جو مشہور کتاب "انسائیکلو پیڈیا آف اگنورنس[45]" یعنی "قاموس جہالت" میں شائع ہوا ہے، اس میں موصوف نے نظریاتی تبدیلیوں کی بعض مثالیں پیش کی ہیں۔ موصوف نے اپنے مضمون کا آغاز ہی اس اعتراف کے ساتھ کیا ہے"

نوع انسانی کے اولین ارتقائی مرحلوں کی عقدہ کشائی کے سلسلے میں جو پیچیدگیاں حائل ہیں، ان سے متعلق تحقیقات پچھلے پندرہ سال کے دوران بارآور ہو چکی ہیں، یہ بات بتدریج واضح ہو چکی ہے کہ اگرچہ انسانی علم احفوریات اب ماضی کی بہ نسبت زیادہ لبریز ہو چکا ہے تاہم اب بھی ہم کو آخری فیصلہ کرنے سے پہلے اس ضمنی شہادت کا انتظار کر لینا چاہیئے جو انسانی ارتقاء اور درجہ بندی سے تعلق رکھتا ہے۔

"Investigations related to unravelling intricacies of mankinds earliest stages of evolution have proliferated during approximately the last 15 years. It has become increasingly clear that although the store house of human palentology is considerably fuller now than in the past, we still must await additional evidence before final decisions can be made concerning human evolutions and taxonomy.[46]

---

[45] دی السٹریٹیڈ ریفرنس بک آف دی ہیومن باڈی، ص ۸۔

45,46 The Encyclopaedia of Ignorance. Edited by Ronald Ducun, Pergamon Press, Oxford, 1978.

وہ مزید لکھتا ہے کہ ماہرین کے لئے مختلف اُحفوریات (FOSSILS) کے درمیان رشتہ و تعلق دکھانا ایک مشکل ترین مرحلہ ہے۔

"It is a difficult task for the anthropologists to ascertain relationships between such fossils.[47]

اسی طرح وہ تحریر کرتا ہے کہ کسی قدیم انسانی جبڑے کے محض ایک جزو یا ٹکڑے کی بدولت ہم کو ایسی کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوسکتی جو اصلِ انسانی کے مسائل کو حل کرنے میں معاون بن سکے کیونکہ یہ آثار بالکل جزئی ہیں۔

"A hominid jaw fragment and an arm bone fragment do not give us much insight into the problems of human origins because these specimens are so fragmentary.[48]

نیز وہ تحریر کرتا ہے کہ مجموعی طور پر موجودہ شہادت کی رُو سے تمام نمونوں کو ایک واحد نوع قرار دینا ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ انحراف کا دائرہ بالکل نمایاں ہے اور عضویاتی تبدیلیاں بالکل امتیازی طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔

"Taken as a whole, the present evidence does not substantiate placing all specimens into a single species the range of variation is too pronounced and the morphological adaptations to be quite distinctive.[49]

ذہین انسان کی قسمیں | اوپر جن انواع کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے آخری یعنی ہوموسیپی ینس (ذہین انسان) کی چند قسمیں قرار دی گئی ہیں، جن میں سے دو: نینڈرتھل انسان اور کرومیگنن انسان تو ختم ہوگئے مگر اس سلسلے کا تیسرا نمائندہ "جدید انسان" باقی ہے۔[50] اس اعتبار سے آج سوائے موجودہ انسان کے خاندان (HOMINIDAE) کی کوئی بھی نوع (SPECIES) یا جدید انسان کا کوئی بھی مورث

۴۷، ۴۸ انسائیکلو پیڈیا آف اگنورنس، ص ۲۷۷، آکسفورڈ، ۱۹۷۸ء

۴۹ ایضاً، ص ۲۷۶،

۵۰ ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (خورد): ۵/۱۰۵، ۱۹۸۳ء

اعلیٰ (ANCESTOR) باقی نہیں رہ گیا ہے [51] لہٰذا اس موقع پر "ذہین انسان" کے دو معدوم اور ناپید شدہ قسموں کا تذکرہ کرنا باقی ہے، جن میں سے ایک نینڈرتھل انسان ہے اور دوسرا کرومیگنن انسان۔

نینڈرتھل انسان (NEANDERTHAL MAN) "نینڈرتھل انسان" سے مراد ماقبل تاریخ انسان کی ایک قسم ہے جو یورپ کے بیشتر علاقوں کے علاوہ بحیرۂ روم کے اطراف واکناف میں (طبقات الارض کے اعتبار سے جدید ترین دور "پلی سٹوسین" (THE PLEISTOCENE EPOCH) جو پچیس لاکھ سال قبل سے دس ہزار سال قبل تک مانا جاتا ہے) کے آخری حصے میں بود و باش اختیار کئے ہوئی تھی۔ نینڈرتھل کا نام وادی نینڈر سے ماخوذ ہے جو مغربی جرمنی کے ایک مقام DUSSELDORF سے قریب واقع ہے، جہاں پر ایک انسانی ڈھانچے کے بچے کھچے آثار کا انکشاف پہلی بار ۱۸۵۶ء میں ہوا [52] اور اس بنا پر اس کو نینڈرتھل انسان کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔

نینڈرتھل انسان کا شمار اسی "ذہین انسان" (H. SAPIENS) میں ہوتا ہے جو یخ بستگی کے شدید اور آخری دور میں زمین پر آباد تھا [53]۔ یہ پست قد والا، مضبوط، بڑے دماغ کا اور گھنے ابرو والا تھا، جواب سے کوئی تیس ہزار سال پہلے تک پایا جاتا تھا [54]۔ نینڈرتھل انسان سے تہذیب کا آغاز ہوتا ہے [55] وہ نہ صرف ایک شکاری تھا بلکہ اہم بات یہ ہے کہ وہ زندگی اور موت کے بارے میں شعور بھی رکھتا تھا اور ہوسکتا ہے کہ جادو اور مذہبی رسوم کی شروعات بھی اسی سے ہو [56]

نینڈرتھل انسان بہت اچھا شکاری اور ہتھیار ساز تھا، جو تقریباً ایک لاکھ دس ہزار سال پہلے نمودار ہوا، جو برفانی دور کا آخر تھا [57] اور وہ آگ کا استعمال جانتا تھا [58]، وہ مختلف اوزار بناتا تھا مثلاً لکڑی کو بھگو کر اور اس کو آگ میں تپا کر بعض ہتھیار تیار کرتا تھا۔ وہ کدالیاں (HAND AXES) چاقو (KNIVES) اور ساطور (CHOPPERS) بھی بناتا تھا [59] (واضح رہے کہ) زمین پر سب سے قدیم اوزار جن کا پتہ لگا ہے وہ تقریباً ۲۶ لاکھ سال پرانے ہیں [60]

---

[51] ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (خورد): ۷/۱۰۵، ۱۹۸۳ء [52] ایضاً، ۷/۲۳۵، [53]، [54]،

[55] دی ہیومن باڈی، ص ۸ [56] ایضاً، ص ۹، [57] برٹانیکا: ۸/۶۰۸

[58] ایضاً: ۸/۶۰۹، [59] ایضاً ۸/۶۰۸-۶۰۹

[60] ایضاً: ۸/۶۰۸

نینڈرتھل انسان کے پاس یقیناً اوزار تھے، ان میں سے بعض کے متعلق دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ چمڑا صاف کرنے کے آلات رکھتے تھے۔ ان کی عورتیں گھروں میں رہتی تھیں اور مرد شکار کے لئے نکلتے تھے اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس دور میں مرد اور عورتوں کے درمیان لباس میں فرق وامتیاز ظاہر ہوا[۶۱]

اُن کے دور میں مُردوں کو دفن کرنے کا رواج تھا۔ اس اعتبار سے یہ رواج تقریباً پچاس ہزار سال پرانا ہے[۶۲]

جن مقامات پر نینڈرتھل انسان کے نمونے برآمد ہوئے ہیں، انہی جگہوں میں پتھر کے ایسے اوزار بھی ملے ہیں جن کی عمر کا اندازہ ۹۰ ہزار سے ۴۰ ہزار سال تک کا ہے[۶۳]

دنیا کے مختلف مقامات میں نینڈرتھل انسان کے جو بھی آثار ملے ہیں، ان سے ان کے دور کا صحیح تعین مشکل ہے کیونکہ اس سلسلے میں بہت سی چیزیں مبہم ہیں[۶۴]

اگرچہ کلاسیکل نینڈرتھل، بہت سے آثار کی دریافت کی بناء پر بجا طور پر مشہور ہے، تاہم جدید انسان کے ارتقاء کا کھوج لگانے کی راہ میں جو معلومات ضروری ہیں وہ ان نمونوں سے حاصل نہیں ہو سکی ہیں[۶۵]

"Although the number of finds of this "classical" Neanderthal have made them justly famous, the various specimen do not provide the vital information necessary to trace the evolution of modern man.

---

۶۱ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا: ۵/۱۰۱۶، ۱۹۸۳ء

۶۲ ایضاً ۵/۵۳۳

۶۳ " ۸/۱۰۴۶

۶۴ دی ہیومن باڈی، ص ۹

۶۵ ایضاً، ص ۹

حکومت پاکستان
دفتر چیف کنٹرولر امپورٹس ایکسپورٹس اسلام آباد
(امپورٹ ٹریڈ کنٹرول)

پبلک نوٹس

عنوان : اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سوویت سوشلسٹ ری پبلک کے درمیان سامان کے باہمی تبادلے کا معاہدہ ۶ مارچ ۱۹۸۶ء

نمبر ۱۹ (۸۷) / امپورٹ ۔ ۱ درآمد کنندگان کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ درج ذیل آئیٹموں کی درآمد کیلئے امپورٹ پالیسی آرڈر (۱۹۸۷ – ۹۰) کی دفعات کے مطابق پاکستان یو ایس ایس آر بارٹر مورخہ ۶ مارچ ۱۹۸۶ء کے تحت فوری استعمال کے لئے فنڈز دستیاب ہیں۔

نمبر شمار	آئیٹمز
۱۔	ٹولز اور ورکشاپ ایکوپمنٹس
۲۔	سیمنٹ
۳۔	ایگریکلچرل ٹریکٹرز / ٹرکس اور ڈمپرز کے لئے ٹائرز اور ٹیوبز
۴۔	زنک ان گاٹس
۵۔	ڈپلکس پیپر بورڈ
۶۔	ایسبسٹاس فائبر
۷۔	سینتھیٹک ربڑ
۸۔	بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی سیٹوں کے لئے پکچر ٹیوبز
۹۔	کتابیں اور رسالے

خواہشمند درآمد کنندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مجوزہ پروفارما کے ہمراہ سادہ کاغذ پر اپنی درخواستیں ہمراہ بینک پے آرڈر داخل کریں اور اپنے مقررہ بنک کے ذریعے درآمدی لائسنس فیس معہ ۶ فی صد مطلوبہ درآمد لائسنس فیس متعلقہ لائسنگ کاؤنٹر پر ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء سے قبل پیش کریں۔ اگر درخواستیں زائد رقم کے لئے ہوئیں یا مجموعی رقم جس کے لئے درخواست دی گئی ہے مطلوبہ فنڈ سے زیادہ ہوئی تو اس صورت میں چیف کنٹرولر امپورٹس / ایکسپورٹس لائسنس جاری کرنے کی بنیاد کا مناسب تعین کرے گی۔

(سعد اللہ ملک) ڈپٹی کنٹرولر
برائے چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس

(PID(I) ۱۱۴۸/۸۷)